جلد 10

از قلم: سید اظہار اشرف جیلانی

مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

کتاب :میں نے کیا، کب، کیسے اور کہاں سے سیکھا؟؟

مصنف :سید اظہار اشرف جیلانی مدظلہ العالی

پروف :رضا احمد

ناشر :مسکن سادات اشرفیہ پبلی کیشنز، کراچی، پاکستان

قیمت :

تاریخ : 2021
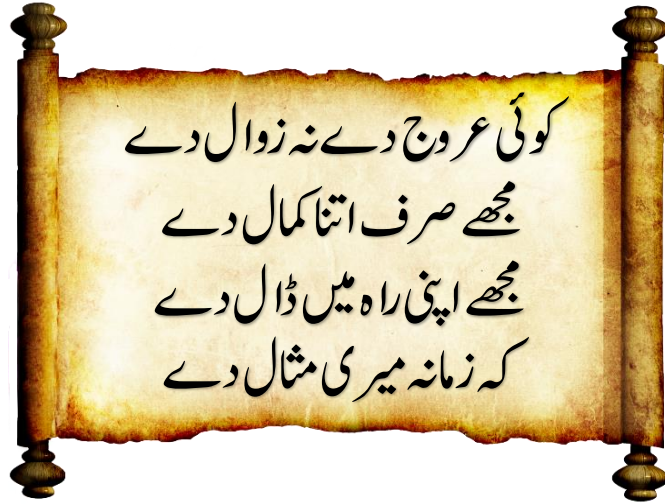
پیش لفظ

انسان کی زندگی کا شروع سے آخر تک ہر لمحہ بڑی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ انسان اپنی زندگی کی اہمیت اس لئے نہیں جانتا کہ اُس نے اپنی زندگی کو سمجھا ہی نہیں کہ یہ ہے کیا؟ اس کی طاقت کیا ہے؟ اس زندگی میں جو وقت انسان کو دیا گیا ہے اُس کی اہمیت کتنی ہے؟ اور جب وہ جان لیتا ہے تو اپنی زندگی کے کسی ایک لمحے کو بھی بیکار نہیں جانے دیتا اور وہ ہر لمحہ کچھ نہ کچھ ضرور سیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان اپنی زندگی میں جو کچھ سیکھتا ہے وہ اس کی زندگی کے اہم لمحات میں مددگار بن کر اُس کے لئے عزت وکامیابی کا باعث بن جاتا ہے یا پھر نقصان اور تباہی کی صورت میں سامنے آکر ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتا ہے۔ آپ یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ انسان کی تربیت کے ابتدائی ماہ وسال عموماً اُس کے اپنے گھر میں ہی ہوتے بسر ہوتے ہیں اور ماں باپ کے درمیان اُنہی کی عادتوں اور خصلتوں کے زیرِ سایہ اُس کی پرورش شروع ہوتی ہے۔ ابتدائی تربیت خالص ہو تو شخصیت میں نکھار دن بدن نظر آتا ہے اور اگر تربیت بے معنی (لایعنی) ہو تو شخصیت نکھرنے کے بجائے بہت سی کمزوریوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ گھر سے قدم نکالنے کے بعد انسان معاشرے سے سیکھنے کی کوشش کرتا ہے اور معاشرے میں اگر برائیاں عام ہوں تو انسان زیادہ برائیاں ہی سیکھتا ہے اور ان سب کا ذمہ دار پہلے وہ خود، اس کے بعد اُس کے لاپرواہ والدین، نااہل استاد یا پھر اُس کے برے دوست ہوتے ہیں۔ بچپن سے انسان اپنے ذہن کو سیکھا رہا ہوتا ہے کہ کیا قبول کرنا ہے اور کیا کچھ قبول نہیں کرنا یوں انسان کا ذہن اِس کی شناخت کرنا سیکھ لیتا ہے کہ کون سا رویہ لینا ہے اور کون سا نہیں لینا۔ انسان کے ذہن کے لئے سیکھے ہوئے اصول آسان ہوتے ہیں اور وہ انہی سے رویوں اور عادات کی شناخت کرتا ہے اور جیسی تربیت ہوتی ہے اُسی کے مطابق عادات پیدا ہوتی رہتی ہیں اور زندگی کی کامیابی اور ناکامی کا دارومدار انہیں عادتوں پر ہوتا ہے جو اُس نے سیکھی ہوتی ہیں۔ بسا اوقات انسان اچھی صحبت سے بدل جاتا ہے اور وہ صحبت بھی اُس کے اندر بہت سی عادتوں کو

اچھا کر دیتی ہیں اور وہ بری عادتوں سے بچنے کی کوشش کرنے لگتا ہے پھر ایک دن اُس پر برائی کا غلبہ ختم ہو جاتا ہے اور اُس کو اچھائی اور اصلاح کے راستے ملنا شروع ہو جاتے ہیں۔ انسان کے سیکھنے کا یہ دورانیہ اُس کی پوری زندگی پر محیط ہوتا ہے جس میں انسان بآسانی اپنی اور دوسروں کی کامیابی کے اُصول سیکھ کر اُن کو اپنے عمل میں لا سکتا ہے جس کا بہترین طریقہ اچھائی کو محفوظ کرنا ہے۔ ہمارا ذہن پوری زندگی ہماری سوچ اور فکر کو عمل اور پھر عادت بنانے کے کوشش کرتا ہے اور اگر اُس سوچ یا فکر کو لکھ لیا جائے تو وہ کبھی نہیں بھولتی اور نہ ضائع ہوتی ہے جس سے انسان کی اصلاح کا پہلو برقرار رہتا ہے بشرطیکہ وہ کسی مقام، عہدہ یا منصب، دولت، عزت، شہرت کی وجہ سے خود اپنے لئے سیکھنے کے تمام دروازے بند نہ کر دے کیونکہ ایک شخص کے لئے یہ سب سے بڑی تباہی ہوتی ہے کہ وہ سیکھنے کا عمل ترک کر دے۔ عموماً یہ دیکھا گیا ہے کہ کچھ لوگ جو ابھی کچھ بنے نہیں ہوتے وہ پہلے سے ہی محسوس کرواتے رہتے ہیں کہ وہ بہت کچھ ہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے زندگی کے بہت سے اہم لمحوں میں سیکھنے سے محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ اپنے لئے ہمیشہ لوگوں کی نظر میں کوئی اہم مقام دیکھنا چاہتے ہیں اور اس خود ساختہ مقام اور رتبے کو لوگوں پر زبردستی مسلط کروانے کی کوشش کرتے ہیں جس کے وہ اہل ہی نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ اکثر کسی کی عزت کیے بغیر عزت کے متلاشی رہتے ہیں اور ہر جگہ اپنے لئے کرسی تلاش کرتے ہیں۔ کوئی بھی محفل ہو اُس میں اپنے لئے اعلیٰ جگہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں اور اسی تگ و دو میں اپنی پوری زندگی گنوا دیتے ہیں۔ پھر موت کے بستر پر انہیں احساس ہوتا ہے کہ کاش میں اپنی زندگی میں کچھ سیکھ لیتا اور اسی خواہش کے ساتھ اُن کی زندگی کا اختتام ہو جاتا ہے۔

ہمارے اس معاشرے میں بعض افراد ایسے بھی ہیں جو بچپن سے ہی باکثرت دولت ہونے اور اُس دولت کی ضرورت سے زیادہ دستیابی ہونے کے باوجود اپنے کچھ اصول قائم کرتے ہیں اور اُن کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں

تاہم بعض افراددولت کی بے پناہ کثرت کی وجہ سے یہ سوچ لیتے ہیں کہ مجھے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور پھر وہ دولت سے سب کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس کا نتیجہ صرف اُن کی ذات کی ہی تباہی نہیں ہوتا بلکہ وہ جس گھر کے سربراہ بنتے ہیں، اُس گھر کی تباہی اور اگر مستقبل میں وہ دولت کی وجہ سے کسی جماعت کے سربراہ بن گئے تو اُس جماعت کی بھی تباہی کا سب سے بڑا سبب ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔ اس تباہی کی صورت بہت خطرناک ہوتی ہے ایسے لوگ اپنی زندگی کو اپنے لئے اور دوسروں کے لئے عذاب بنادیتے ہیں اور معاشرہ کی تباہی کے سب سے بڑے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سب کو ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے اور ان لوگوں میں شامل کرے جو اِن تمام چیزوں کے باوجود بھی بامقصد زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے ہیں اور ہر پریشانی کا مقابلہ دولت سے ہی نہیں بلکہ صبر اور حکمت سے کرتے ہیں۔ اُن کے مقاصد میں صرف اُن کی ذات کے لئے ہی کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اُن کی اولاد اور اُن کے تمام متعلقین کے لئے کامیابی کے ایسے راستے ہوتے ہیں کہ جن کی روشنی سے تمام انسانیت کے لئے کامیابی آسان ہو جاتی ہے۔ اُن کی کامیابی کی ایک اور سب سے بڑی وجہ اُن کا اپنے کام کے ساتھ اخلاص اور بے غرضی کے ساتھ اپنے مقصد کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

انسان خالقِ کائنات کی وہ عظیم تخلیق ہے جو اپنی زندگی کو اپنے لئے اور دوسروں کے لئے رحمت بنانا چاہتا ہے اس کو بہترین سے بہترین انداز سے گزارنے کا سوچتا ہے یوں وہ اہم باتوں کو اپنی زندگی میں شامل کرتا ہے اور فضول باتوں سے لاتعلقی کا اظہار کرتا ہے جس سے کامیابی کا سفر آسان ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اپنی زندگی کی اہم باتوں کو لکھ لیتے ہیں تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر اِن باتوں کو عمل میں لایا جائے تو اِن کی قیمت سونے سے بھی زیادہ ہو جائے گی اسی لئے وہ جو نفع بخش عمل دیکھتے یا سُنتے ہیں اس کو سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور اُس کو قلم بند کر کے محفوظ کر لیتے ہیں۔

اللہ رب العزت ہمیں بھی اپنی زندگی کے لئے بہترین اصول وضع کرنے اور ان سے سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے کر ان پر عمل کرنے والا بنائے۔۔۔۔ آمین۔

فہرست

میں نے کیا، کب، کہاں، کیسے اور کس سے سیکھا؟؟

☆حکمت کیا ہے؟

بروز جمعۃ المبارک، اسلامی تاریخ 16، جمادالاول، 1442ھ، 1 جنوری 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان

گھر میں مطالعہ کے دوران اس بات پر غور کیا کہ حکمت کیا ہوتی ہے؟۔

حکمت، فہم و فراست، عقل مندی اور دانائی و دانش مندی کو کہتے ہیں۔

امام اللغۃ علامہ الراغب الاصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں:

والحِكْمَةُ: إصابة الحق بالعلم والعقل، فالحكمة من الله تعالى: معرفة الأشياء وإيجادها على غاية الإحكام، ومن الإنسان: معرفة الموجودات وفعل الخيرات.

(المفردات ف يغريب القرآن، امام الراغب الأصفهانی (المتوفى: 502هـ)، ج:1، ص:249، دار القلم، الدار الشامية، دمشق بيروت، 1412 هـ)

فہم و فراست کے ساتھ حق بات دریافت کرلینا حکمت ہے۔ لہٰذا حکمت الٰہی کے معنی اشیاء کی معرفت اور انتہائی احکام کے ساتھ ان کو معرض وجود میں لانا ہے جبکہ انسانی حکمت، موجودات کی معرفت اور اچھے کاموں کو سرانجام دینے کا نام ہے۔

☆عبدیت اور عبادت

بروز اتوار، اسلامی تاریخ 10، جمادالآخر، 1442ھ، 24 جنوری 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان
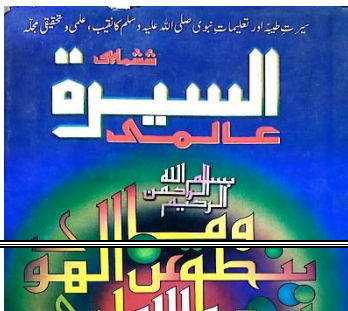
شام کو گھر میں گھر میں "ششمائی سیرت مجلہ "شمارہ 5 کا مطالعہ کر رہا تھا۔

اس رسالے میں موضوع: "مقام محمد ﷺ قرآن کریم کے آئینے میں "

کے تحت ڈاکٹر سید محمد ابوالخیر کشفی مدظلہ العالی لکھتے ہیں

عبدیت اور عبادت کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ خالق کا ذکر، اس کے احکام کی تفہیم اور یہ احکام انبیائے کرام علیہم السلام اور عبدِ کامل ﷺ کی حیات اور اسوہ کے ذریعے ہی سمجھے جاسکتے ہیں، اس کا مقصد انسان (اور اجنہ) کو اپنے حقیقی مقام اور مرتبے سے روشناس کرانا ہے۔

(ششمائی السیرت عالمی، شمارہ: 5، ربیع الاول 1422 ہجری، مئی 2001ء، ص: 35)

☆ دنیا میں سب سے بڑی کمائی صبر ہے

بروز اتوار، اسلامی تاریخ 17، جمادالآخر، 1442ھ، 31 جنوری 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان

والد صاحب (سید صابر اشرف جیلانی مدظلہ العالی) نے بتایا کہ ہماری جلد بازی اور بدگمانی چیزوں کو غلط معنی دے دیتی ہے۔ اسی لئے کہا گیا "دنیا میں سب سے بڑی کمائی صبر ہے "جس کا ایک سو تین (103) بار قرآن پاک میں حکم ہے کہ تم اپنی مشکل میں مدد لو صبر سے اور صلاۃ سے یہ دو چیزیں ایسی ہیں جو کیا کریں گی تمہاری مشکل میں ڈھال بن جائیں گی۔

صبر کیا ہے صبر دراصل یہ یقین ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس میں کوئی نہ کوئی چیز پوشیدہ ہے۔ ہر مشکل کے بعد آسانی نہیں، ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ آپ دیکھیں۔

☆غزوہ اور سریہ میں فرق

بروز منگل، اسلامی تاریخ 19، جمادالآخر، 1442ھ، 02 فروری 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن، کراچی، پاکستان

وہ لشکر جس کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ شامل نہیں ہوئے ان کو "سریّہ" کہتے ہیں. (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۷٦)

"غزوات" یعنی جن جن لشکروں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم شریک ہوئے ان کی تعداد میں مؤرخین کا اختلاف ہے "مواہب لدنیہ" میں ہے کہ "غزوات" کی تعداد "ستّائس" ہے, اور روضۃ الاحباب میں یہ لکھاہے کہ "غزوات" کی تعداد ایک قول کے مطابق "اکیس" اور بعض کے نزدیک "چوبیس" ہے اور بعض نے کہا کہ "پچیّس" اور بعض نے لکھا کہ چھبیس ہے,(زرقانی علی المواہب ج ا ص ۳۸۸)

اسلام کی سربلندی، دعوت و تبلیغ، انسانیت کی خدمت اور دفاع کے لیے مساعی اور نفس کی اصلاح یہ سب جہاد کی مختلف شکلیں ہیں۔ اسی کی ایک قسم جنگ بھی ہے، جسے قرآنِ کریم نے "قتال" یا "جہاد فی سبیل اللہ" کہا ہے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے قتال تمام آسمانی مذاہب کا جُزو رہا ہے اور اسلام نے بھی اس روایت کو برقرار رکھا۔ نبی کریم ﷺ نے ظلم و ستم کی انتہا کے باوجود مخالفین کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائے اور مدینہ منوّرہ ہجرت کے بعد بھی ایک پُرامن فضا قائم کرنے کی کوشش کی، اس مقصد کے لیے مخالفین سے معاہدے بھی کیے۔

تاہم، کفّارِ مکّہ اور اُن کے اتحادیوں کی جانب سے مسلمانوں پر جنگ تھوپنے کی اعلانیہ اور خفیہ سازشیں ہوتی رہیں، جن کا مسلمانوں نے بھی بھرپور انداز میں جواب دیا۔ کفّار کے خلاف ان جنگوں میں نبی کریم ﷺ خود بھی شریک ہوئے اور کئی بار صحابہ کرا، رضوان اللہ اجمعین پر مشتمل چھوٹے لشکر بھی سازشیوں کو کچلنے کے لیے روانہ کیے۔ جسے "سرایہ" کہتے ہیں۔

☆دنیا سے مانگو ملے گی لیکن بھیگ، خدا کی ذات سے کبھی بھیک نہیں فضل ہی ملتا ہے۔

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 23، جمادالآخر، 1442ھ، 06 فروری 2021ء: بمقام: اسلام آباد، پاکستان

اسلام آباد جاتے ہوئے میں لیکچر سُن رہا تھا۔ جناب قاسم علی شاہ مدظلہ العالی نے (بہتر زندگی) پر لیکچر دیتے ہوئے فرمایا: کہ "دنیا سے مانگوں گے ملے گی لیکن بھیک، خدا کی ذات کبھی بھیک نہیں ملتی"۔

☆"دوسرے کی بیوی اور دوسروے کا کاروبار بہت اچھا لگتا"

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 30 جمادالآخر، 1442ھ، 13 فروری 2021ء: بمقام: اسلام آباد، پاکستان

ہم اس سال 2021 میں (Pakistan tour) پر گئے تھے وہاں سے واپسی پر ذیشان بھائی سے ملاقات ہوئی آپ نے ایک اہم جملہ ارشاد فرمایا "دوسروں کی بیوی اور دوسروں کا کاروبار بہت اچھا لگتا ہے"۔ یعنی انسان خود محنت نہیں کرتا بس آسانی سے ہر کاروبار کرنا چاہتا ہے اور تھوڑے سے کام سے بہت زیادہ منافع چاہتا ہے۔ دوسرے کے کاروبار کو دیکھ کر یہ محسوس کرتا ہے کہ اُس کے پاس کتنا فائدہ ہے لیکن اُسے یہ نہیں پتہ کہ اس فائدے کے پیچھے انسان کی بہت زیادہ محنت ہوتی ہے۔ بہت ساری چیزوں کا سامنہ کرنا پڑھتا ہے۔

معمولات و معاملات

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 24 رمضان المبارک، 1442ھ، 07 جولائی 2021ء: بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ، فردوس کالونی کراچی، پاکستان

ہم اپنے ماموں حضرت ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ تعالیٰ کے گھر اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ مدعو تھے۔ روزے افطار کرنے کے لئے کچھ ٹائم باقی تھا، حضرت نے شفقت فرمائی اور ہمیں یہ بتایا کہ "معمولات اور معاملات" کیا ہیں اور کس کے لئے ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: معمولات اصل میں اللہ کے لئے ہونے چاہیے اور معاملات اپنے متعلقین کے لئے ہونے چاہیں۔، معمولات (حقوق اللہ) اور معاملات (حقوق العباد) ہے۔ اور ان دونوں چیزوں کا انسان کی ذات کے ساتھ بہت گھرا تعلق ہے۔

(معمولات) یعنی عبادات اللہ کا حق ہے جس کو ہم کسی بھی حالت میں نہیں چھوڑ سکتے ہیں۔

معمولات میں پانچ نمازیں لازم ہیں

(معاملات) یعنی متعلقین کے ساتھ ہر ایک کو اُس کا حق دینا ہم سب پر لازم ہے۔

کسی کی برائی نہ کروں۔ سید محمد اشرف فرماتے ہیں کہ ایک صاحب کو میں دیکھا کہ وہ کسی کے بارے میں کہتے تھے کہ یہ شخص میرے لئے زہر ہے (اُس کی برائی کرتے تھے) لیکن جب اُس کا انتقال ہوا تو وہی شخص جس کی وہ برائی کرتے تھے وہی انہیں کفنا رہا ہے۔ جنازہ کا اہتمام کر رہا ہے۔ تو کسی کی برائی کرنے پر بھی اعمال ضائع کر دیے جاتے ہیں۔

وَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۔۔۔ فَمَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرًا يَّرَهٗ

﴿الزلزلۃ: ۷﴾ تو جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہو گی اسے اس کا اجر ضرور دیا جائے گا، اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہو گی وہ اسے (بھی) دیکھ لے گا،

پاکستان "سورۃ الرحمٰن" کی تفسیر ہے۔

بروز اتوار، اسلامی تاریخ 14 ذی الحجہ، 1442ھ، 25 جولائی 2021ء: بمقام: ٹھٹھہ جاتے ہوئے، پاکستان

ہم آج صبح 6:45 بجے حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ کے ساتھ ٹھٹھہ کے لئے روانہ ہوئے، میرے ساتھ گاڑی میں حضرت کے چھوٹے صاحبزادے سید ذوالقرنین اشرف جیلانی اور سید شایان اشرف جیلانی تھے اور میرے ماموں (سُسر) حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ اپنی بقیہ فیملی کے ساتھ دوسری گاڑی میں موجود تھے۔ ہم 8:00 بجے (حضرت عبداللہ شاہ صاحبی رحمۃ اللہ علیہ) کے مزار پر پہنچے وہاں پر فاتحہ پڑھی، دعاؤں کے ساتھ اللہ کی رحمت و فضل کی درخواست بھی کی، پھر وہاں سے "حاجی نور محمد کی درخواست پر اُن کے گھر گئے، وہاں پر حکیم محمد شعیب جیلانی سے بھی ملاقات ہوئی، سب نے ناشتہ کیا، حاجی نور محمد نے بہت خلوص سے ناشتہ پیش کیا" اللہ ان کے خلوص کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے "اس دوران حضرت نے گفتگو کرتے ہوئے فرمایا:

پاکستان کے ایک عظیم حکیم "جناب حکیم سعید رحمۃ اللہ علیہ "نے لکھا ہے کہ

پاکستان سورۃ الرحمن کی تفسیر ہے، سورۃ الرحمن میں جن نعمتوں کا ذکر ہوا وہ سب سورۃ الرحمن میں موجود ہیں۔

☆"مقالہ کیسے لکھیں"

بروز پیر، اسلامی تاریخ 15 ذی الحجہ، 1442ھ، 26 جولائی 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان

جاوید اورنگزیب صاحب مدظلہ العالی نے ڈاکٹر حبیب الرحمٰن مدظلہ العالی کے فرمائش پر مقالہ لکھنے کے اور واضح اصول سکھائے۔

ادب کے میدان تحریری ادب کی دو قسمیں ہیں:

❖ Fiction یعنی افسانہ، ڈرامہ (اپنے پاس سے بنا کر لکھا جائے)۔

❖ Reality یعنی تحقیق (Research)

❖ کسی بھی شخصیت کے بارے میں (Identity) تعارف۔

شخصیت کے بارے میں جو ضروری چیز ہیں وہ یہ ہیں: تعارف، نام، والد، علاقہ، کب پیدا ہوئے، بچپن، کھیل، شرارتیں، ثانوی تعلیم، اعلیٰ تعلیم، ملازمت (ذریعہ معاش)، سفر، تجربات، حصوصیات، اختتامیہ

Reality یعنی تحقیق (Research) کی بنیاد پر کسی بھی موضوع کے تحت لکھا جائے۔ مقالہ کہلاتا ہے۔

مقالے میں سب سے پہلے اللہ کی حمد و ثناء، موضوع کی تعارف اور لغوی واصطلاحی معنٰی،

Fiction میں ہم غیر حقیقی چیزوں اور واقعات کو مختلف کرداروں اور مختلف استعاروں اور تشبیہات کی مدد سے بیان کرتے ہیں۔

☆"تحقیق کی حقیقت"

بروز منگل، اسلامی تاریخ 16 ذی الحجہ، 1442ھ، 27 جولائی 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان
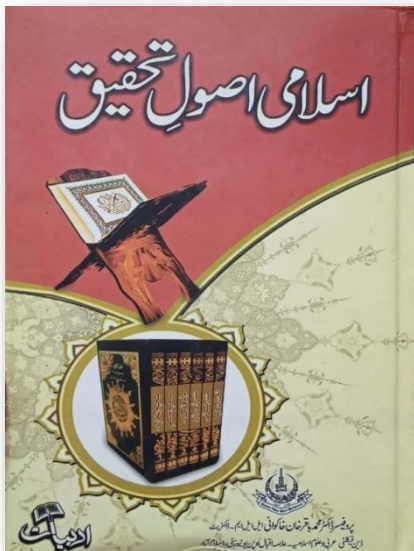
"ڈاکٹر محمد باقر خان خوکوانی" کی کتاب "اسلامیہ اصولِ تحقیق" کے کان سے شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اہم اسلامی اصولِ تحقیق کی وضاحت کی گئی ہے۔

تحقیق کے بارے میں لکھا ہے کہ:

تحقیق عربی زبان کا لفظ ہے اور اردو میں بھی مروج ہے۔

اس کے حروف اصلیہ اور مادہ (ح-ق-ق) ہے۔ یہ لفظ اسی مادہ سے باب تفصیل کا صیغہ ہے اس کے لغوی معنٰی ہیں "حق کا ثبوت" اصطلاح میں تحقیق حقیقت بیان کرنے کا فن اور طلب حق اور سچائی کی تلاش کو قوت ارادی کے ساتھ جاری رکھنے کے عمل کا نام ہے۔ مزید واقعاتی حقائق کا جائزہ لینے اور اُن کے اثرات معلوم کرنے کا نام بھی تحقیق ہے۔ تحقیق قدیم ہو یا جدید کی شدت و فراوانی سے جلا پاتی ہے۔ تحقیق ابدی حقائق کی تلاش کا نام بھی ہے یہ حقائق قدیم بھی ہو سکتے ہیں اور جدید بھی۔ بسا اوقات تحقیق قدیم حقائق کی جدید رنگ یا نئے انداز میں پیش کش کا نام بھی ہے گویا کہ زندگی کے تمام اُمور میں انسان کو درپیش مسائل کا کی کوشش، جستجو اور حالات وواقعات کی چھان بین کے بعد اُس زمانہ کے تقاضوں کے مطابق حل تلاش کرنا یا بنی نوع انسان کو جدید سہولیات مہیا کرنا تحقیق ہے۔ تحقیق کے بارے میں یہ بات بہت اہم ہے کہ یہ حقائق کی تلاش کا نام ہے کسی دیوانہ بن، ماورائی علم یا مالیخولیائی انداز کا نام نہیں۔

(ڈاکٹر محمد باقر خان خوکوانی، اسلامہ اصولِ تحقیق، ص:19، مطبوعہ: رحمان مارکیٹ غزنی سٹریٹ، لاہور، پاکستان، 2013ء)

☆"نقیب"

بروز پیر، اسلامی تاریخ 07 محرم الحرام، 1443ھ، 16 اگست 2021ء: بمقام: سیرت رسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان

جناب جاوید بھائی مدظلہ العالی سے آج میں یہ سیکھا۔

نقیب کا معنی لوگوں کے خاندان اور ذاتی حالات سے واقفیت رکھنے والا۔ خبر دینے والا۔(فروز اللغات،ص:1439،مطبوعہ:فیروزسنز،لاھور،2005)

☆"اسلام تبلیغ کے لئے ہے اور مسلک ترجیح کے لئے ہے"

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 11 محرم الحرام،1443ھ،20اگست 2021ء:بمقام: جامع مسجد سکینہ سلطان ڈیفنس، کراچی، پاکستان

ڈاکٹر عمران خان صاحب مدظلہ العالی نے کہیں لکھا ہے۔

"اسلام (یعنی دین) تبلیغ کے لیے ہوتا ہے اور مسلک ترجیح کے لئے ہوتا ہے۔"

☆"کسی شئے کو خراب کرنا آسان اور صاف کرنا مشکل ہے"

بروزاتوار، اسلامی تاریخ 13 محرم الحرام،1443ھ،22اگست 2021ء:بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ، کراچی، پاکستان

(تربیتی نشست) کے موقع پر حضرت فخر المشائخ ابو اکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا

کوئی بھی چیز خراب (یعنی گندی کرنا) کرنا بڑا آسان ہے اور صاف کرنا یا ٹھیک کرنا بڑا مشکل ہے۔

☆"زربفت"

بروز پیر، اسلامی تاریخ 14 محرم الحرام،1443ھ،23اگست 2021ء:بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان

آج ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ "جلد عرب" پر مقدمہ لکھواتے ہوئے سیکھا ہے۔

زربفت فارسی کا لفظ ہے۔

تمامی ایک قسم کا کپڑا جو کلابتو سے بنا جاتا ہو۔

ایک کپڑا جو سونے، چاندی اور ریشم کے تاروں سے بنتے ہیں۔

a fabric interwoven with threads of metal

(Broca) لفظ کا تعلق انگریزی زبان سے ہے جس کے معنی "زربفت بننا" کے ہیں۔

★الْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كالنَّقْشِ في الْحَجَر" (بچپن میں سیکھائی جانے والی بات کبھی نہیں بھولتی)

بروز جمعرات، اسلامی تاریخ 17 محرم الحرام، 1443ھ، 26 اگست 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن

سیرت ریسرچ سینٹر میں ایک کتاب میری نظر سے گزری جس کا نام (بچوں سے گفتگو کیسے کریں) اس کتاب کی مصنفہ حفصہ صدیقی ہیں اس شروع میں انہوں نے ایک عربی جملہ لکھا ہوا تھا۔ جو بچوں کی تربیت کے لحاظ سے معاون ہے۔

بچوں کو جو بچپن میں جو بات سیکھائی جاتی ہے وہ بات انہیں کبھی نہیں بھولتیں، ہمیشہ یاد رہتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ

"الْعِلْمُ فِي الصِّغَرِ كالنَّقْشِ في الْحَجَر" (الدرر المنتثرة فی الأحاديث المشتهرة، عبد الرحمن بن أبی بکر، جلال الدين السيوطی (المتوفی: 911ھ)، ص:151، مطبوعه: عمادة شؤون المكتبات _ جامعة الملك سعود، الرياض)

ترجمہ: یعنی بچپن میں حاصل کیا جانے والا علم ایسا ہے جیسے پتھر پر نقش (لکیر)

اور بچپن میں سیکھائے جانے والا علم زندگی کے کسی بھی لمحات میں عمل کے لئے بہت آسان ہوتا ہے۔

☆"باڑا"

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 18 محرم الحرام، 1443ھ، 27 اگست 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان

خالد بھائی مدظلہ العالی اس لفظ کے معنی میں تحقیق کر رہے تھے۔

باڑا کا معنی: احاطہ۔ مکان۔ گھر۔ چاردیواری۔ گورستان (یعنی قبرستان)۔ خانقاہ۔ (فروز اللغات، ص: 176، مطبوعہ: فیروز سنز، لاھور، 2005)

☆"عتیق"

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 18 محرم الحرام، 1443ھ، 27 اگست 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن کراچی، پاکستان

جناب جاوید بھائی مدظلہ العالی سے مقالہ لکھنا سیکھتے ہوئے اس لفظ کے بارے میں معلوم ہوا۔ آپ عرب کی جلد پر مقالہ چیک کر رہے تھے تو "عہدِ قدیم" کا لفظ آیا آپ نے مجھے یہاں پر ایک اور لفظ کے بارے میں آگاہ کیا۔

عتیق کا معنی قدیم ہوتا ہے اور قدیم کی جگہ عتیق لکھا جا سکتا ہے۔

عتیق کا معنی: پرانا۔ آزاد۔ برگزیدہ۔ چنا ہوا۔ (فروز اللغات، ص: 942، مطبوعہ: فیروز سنز، لاھور، 2005)

زندگی ایک ایسا غار ہے کہ جس میں جو آواز بھیجی ہے واپس آنی ہے

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 19 محرم الحرام، 1443ھ، 28 اگست 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2 کراچی، پاکستان

جناب قاسم علی شاہ مدظلہ العالی کا لیکچر سُنتے ہوئے یہ جملہ نوٹ کیا کہ انسان زندگی میں جو کچھ بھی کرتا ہے، کسی نہ کسی صورت میں اُس کو اس کا صلہ ضرور ملتا ہے۔ اس لیکچر کا موضوع "کردار" تھا۔

ادب واحترام بھی ایک رزق ہے۔

آپ ﷺ کی ذات ہر لحاظ سے کامیاب ہوئی

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 19 محرم الحرام، 1443ھ، 28 اگست 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2 کراچی، پاکستان

کتاب: "اسوۂ رسول ﷺ میں نفسیاتی رہنمائی"۔ مؤلف: محمد ناصر احمد کے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور بہت سی اہم باتیں سیکھیں۔ جن میں سے کچھ یہ ہیں:

اس کتاب کو آپ نے مائیکل ہارٹ کی کتاب کے حوالے سے شروع کیا:

نبی کریم ﷺ کی ذاتِ اطہر کمالات وصفات کی جامع ہے۔ اس بات کا اعتراف کرتے ہوئے وہ لکھتا ہے۔

He was the only man in History who was Supremely successful on both religious and secular level.

ترجمہ: آپ تاریخ کے تنہا شخص ہیں جو دنیوی اور مذہبی دونوں سطح پر انتہائی کامیاب حد تک کامیاب رہے۔

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ نبی پاک ﷺ پوری تاریخ انسانی کی سب سے زیادہ کامیاب شخصیت ہیں۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپکے مدبرانہ و حکیمانہ اقدامات و تعلیمات کی بدولت صرف 23 سالہ قلیل عرصہ میں عرب کی غیر تعلیم یافتہ، جاہل، غیر مہذب اور جانوروں سے گئی گزری وحشی قوم میں انقلاب پیدا ہو گیا۔ جس کے نتیجہ میں وہ نہ صرف تعلیم یافتہ بلکہ دنیا کے معلم واستاد بن گئے، دنیا کی مہذب ترین قومیں انکی تہذیب کے آگے غیر مہذب نظر آنے لگیں اس قلیل عرصہ میں عرب کے بدوؤں کی قلبِ ماہیت کوئی آسان کام نہ تھا بلکہ جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔

اس کتاب میں ایک مقام پر مصنف نے لکھا کہ

مشہور زمانہ نقاد، فلاسفر اور ڈرامہ نگار ڈاکٹر جارج برنارڈشاہ کا جنوبی افریقہ کے شہر (ممباسہ) میں حضرت مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی علیہ الرحمہ سے "اسلام اور عیسائیت" کے موضوع پر 1925ء میں ایک مکالمہ ہوا تھا اس مکالمہ کے دوران ڈاکٹر جارج برنارڈشاہ نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ الفاظ کہے تھے۔۔۔

"I hold the prophet of Arabic in great esteem"

"میں پیغمبر عربی ﷺ کی بڑی عزت کرتا ہوں"

1. لامارٹائن فرانس کا مشہور مفکر ہے اس نے اپنی کتاب(**History De la Turquie**) میں نبی کریم ﷺ میں ہر قسم کی اچھائی کا یوں اعتراف کیا ہے۔

Finally, never has a name accomplished such a huge and lasting in the world……..Philosopher, Orator , apostle , legislator ,warrior ,Conqueror of ideas ,Restorer of rational dogmas of a cult without images , the founder of twenty terrestrial empires and of one spiritual empire ,that As regards all standard by which human greatness

may be measured ,we may well ask ,is there any man greater than He?

ترجمہ: بالآخر کبھی کسی فرد بشر نے اس قدر عظیم و جلیل اور ہمیشہ رہنے والا انقلاب دنیا میں نہیں برپا کیا۔۔۔۔۔ فلاسفر، مقرر، پیغمبر، قانون ساز، جرنیل، فاتح، بیس دنیاوی اور روحانی سلطنت کے بانی یہ ہیں محمد ﷺ انسانی عظمت کو اپنے والے جملہ معیارروں پر غور کرنے کے بعد ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا دنیامیں ان سے بڑھ کر کوئی عظیم ہو سکتا ہے؟؟؟

اس کتاب میں نے سب سے اہم بات یہ پڑھی ہے کہ آپ ﷺ کی کامیاب زندگی کے لئے کچھ اہم الفاظ لکھے ہیں:

سوال یہ پیدا ہوتا کہ بنی کریم ﷺ کے اندروہ کونسی خصوصیات ہیں جو ہر ایک کادل موہ لیتی ہیں جو ایک مرتبہ آپ جناب کے ساتھ گفتگو کرلیتاوہ آپ کے کلامِ شیرین کا متوالا ہو جاتا، جو آپ کے کسی عمل کو دیکھ لیتااسکودل ودماغ میں نقش کرلیتا۔ آپ سے محبت والفت کاعالم یہ ہے کہ لوگ آپ کے ایک اشارے پر اپنی جان کانذرانہ پیش کرنے کو سعادت مندی تصور کرتے، راست بازی، حق گوئی، انصاف، دیانت، امانت کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ ہر ایک آپ کے فیصلے پر مطمئن ہو جاتا" آپ گھر میں بھی کامیاب، گھر سے باہر بھی کامیاب، اپنوں میں بھی کامیاب، غیروں میں بھی کامیاب، فرش پر بھی کامیاب، عرش پر بھی کامیاب، دنیامیں بھی کامیاب، آخرت میں کامیاب، حالت امن میں کامیاب، حالت جنگ میں بھی کامیاب، الغرض تریسٹھ(63)سالہ زندگی کے ہر لمحے میں کامیاب وکامران۔ پوری تاریخ انسانی میں کوئی شخص اتنے واضح طور پر کامیاب وکامران نظر نہیں آتا۔

اس کتاب میں میں نے "سیرت النبی ﷺ" کے ایک اہم پہلو عزوات کا مختصر اور بڑی شاندار ذکر کیا:

ان تمام کامیابیوں میں سے سب سے زیادہ قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ آپ ﷺ نے جو انقلاب برپا کیا اسمیں کل ایک ہزار اٹھارہ(1018) آدمی ہلاکت ہوئے۔63سالہ اس انقلانی جدوجہد میں اکیاسی(81) غزوات پیش آئے تاہم رسول اللہ ﷺ صرف 27 غزوات میں شریک ہوئے۔ پھر ان اکیاسی غزوات میں عملاً اور باقاعدہ جنگ کی نوبت صرف چند میں پیش آئی۔ان لڑائیوں میں مجموعی طور پر ہلاکت ہونے والوں کی تعداد اس طرح ہے۔

مسلمان شہداء --------- 259

غیر مسلم مقتولین------ 759

کل -------------- 1018

ان تمام کامیابیوں کے پیچھے جہاں بہت سے اسباب وعوامل کارفرماہیں وہاں آپ کی ذاتی خصوصیات بھی شامل ہیں۔انہیں خصوصیات میں سے ایک بہت اہم خاصیت وہ ہے جو ہمارا موضوع بھی ہے یعنی "اسوہ رسول ﷺ اور نفسیات۔

بنی کریم ﷺ کا طریقہ تبلیغ اور اس میں نفسیات کا استعمال

نبی کریم ﷺ کی زندگی کاسب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ لوگوں تک اللہ تبارک وتعالیٰ کے احکام پہنچادیں۔اللہ کے احکام کو پہنچانا کوئی معمولی کام نہ تھابلکہ ایک نازک اور بہت زیادہ فہم وفراست اور حکمت ودانائی کا متقاضی تھا۔کیونکہ ان احکام کی صورت میں ایک نیانظام متعارف کرایاجارہاتھانہ صرف متعارف کرانابلکہ عملاًرائج بھی کرنااس طرح تھا کہ کم سے کم مزاحمت، مخالفت اور مخاصمت کی نوبت آئے اس طریقہء کار کی تعلیم دیتے ہوئے اللہ تبارک نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔

اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ ﴿النحل: 125﴾

(اے رسولِ معظّم!) آپ اپنے رب کی راہ کی طرف حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ بلایئے۔

یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ تعلیم دی گئی کہ صرف اللہ کے احکام کو لوگوں تک پہنچانا ہی نہیں بلکہ حکمت (دانائی، پلاننگ) اور اچھی نصیحت کے ذریعے پہنچانا ہے۔ تاکہ اس طرح ہر ایک شخص ذہنی و قلبی طور پر مطمئن ہو کر اس کو اپنانے کی بھی کوشش کرے۔

یعنی وہ غیر مسلم بھی اپنی عقل و شعور سے جان کر اسلامی تعلیمات کو قبول کرے۔

تشدد کا کوئی بھی پہلو کسی کی بھی طرف سے نہ ہونا چاہیے۔

اسی نفسیاتی اصول کی طرف نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: يسروا ولا تعسروا وبشروا ولا تنفروا

أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري، ج:1، حديث: 69، ص:25، مطبوعة: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)، 1422ھ

"آسانی پیدا کرو، تنگ نہیں، خوشخبری دو لوگوں میں نفرت نہ پھلاؤ"۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا: إنما بعثتم ميسرين، ولم تبعثوا معسرين

أبو داود سليمان بن الأشعث السجستاني، سنن أبي داود، ج:1، حديث: 380، ص:103، مطبوعة: المكتبة العصرية، صيدا، بيروت

تم آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو۔ دشواری پیدا کرنے والے نہیں۔

تبلیغ کا ایک اصول یہ بھی ہو تا کہ جب مخاطب آپ کی بات سُننے کے لئے تیار نہ ہو اسے وعظ و نصیحت کرنے کی کوشش نہ کی جائے کیونکہ اس صورت میں نتائج بالکل بر عکس آئیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے اس نفسیاتی اصول کو خود بھی ملحوظ رکھا اور آپکے صحابہ علیھم الرضوان نے بھی۔ چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔۔

ولا ألفينك تأتي القوم وهم في حديث من حديثهم، فتقص عليهم، فتقطع عليهم حديثهم فتملهم، ولكن أنصت، فإذا أمروك فحدثهم وهم يشتهونه،

أبو عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، صحيح البخاري، ج:8، حديث: 6337، ص:74، مطبوعة: دار طوق النجاة (مصورة عن السلطانية بإضافة ترقيم ترقيم محمد فؤاد عبد الباقي)، 1422ھ

ترجمہ: میں تمہیں اس حال میں نہ دیکھوں کہ تم کسی جماعت کے پاس جاؤاور وہ اپنے کسی کام میں مشغول ہوں اور اسی حالت میں تم اُن کو اپنا وعظ سنانا شروع کر دو۔ بلکہ تمہیں چاہیے کہ تم خاموش رہو اور جب لوگ فرمائش کریں تو اُن کو سناؤ اور وہ خواہش کریں۔

☆دن کی ابتداء اگر اچھی ہوتی ہے تو انتہاء بھی بہتر ہو جاتی ہے۔

بروز اتوار، اسلامی تاریخ 20 محرم الحرام، 1443ھ، 29 اگست 2021ء: بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ، کراچی، پاکستان

تربیتی نشست کے موقع پر حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مد ظلہ العالی (معمولات و معاملات) کے موضوع پر درس دیتے ہوئے فرمایا:

"دن کی ابتداء اگر اچھی ہو گی تو انتہاء بھی بہتر ہو جائے گی"۔ (یعنی دن اللہ کے ذکر سے شروع کیا جائے) نماز باجماعت ادا کی جائے تو پورا دن اچھے سے گزرتا ہے۔

☆اپنے آپ کو گناہوں کا محتاج بنانے سے بہتر ہے کہ نیکیوں کا عادی بنالیا جائے

بروز منگل، اسلامی تاریخ 22 محرم الحرام، 1443ھ، 31 اگست 2021ء: بمقام: گھر میں ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان

میں گھر میں جب غور و فکر کر رہا تھا تو میرے ذہن میں یہ جملہ آیا۔ "اپنے آپ کو گناہوں کا محتاج بنانے سے بہتر ہے کہ نیکیوں کا عادی بنالیا جائے"۔ یعنی بسا اوقات ہمیں گناہ سے نہیں روکا جاتا اور ہم گناہوں کے عادی بن کر محتاج ہو جاتے ہیں (یعنی ہمیں گناہ کرنے کی لت لگ جاتی ہے) تو اس سے بہتر ہے کہ نیکیوں کا عادی بنالیا جائے۔

☆کسی کو دینے کے لئے اگر کچھ بھی نہیں ہے تو اس کو دعا ہی دے دو

بروز بدھ، اسلامی تاریخ 23 محرم الحرام، 1443ھ، 01 ستمبر 2021ء: بمقام: گھر میں ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان

یہ جملہ میرے والد سید صابر اشرف مدظلہ العالیٰ نے فرمایا: "کسی کو دینے کے لئے اگر کچھ نہیں ہے تو دعا ہی دے دو"

☆"خود احتسابی"

بروز جمعرات، اسلامی تاریخ 24 محرم الحرام، 1443ھ، 02 ستمبر 2021ء: بمقام: گھر میں ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان
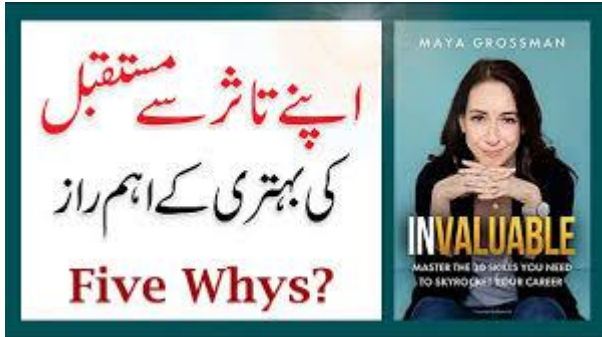
How to developed accountability?

اپنا احتساب کیسے کریں؟؟

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ **Maya Grossman** کی کتاب (INVALUABLE) میں دس بہترین اور کامیابی کی ذمہ دار صلاحیتوں کا ذکر کیا ہے جس میں ایک صلاحیت "خود احتسابی" ہے یعنی **self-accountability** خود احتسابی کا تعلق آپ کی اپنی ذات سے اپنے عمل اور اختیار سے

ہے،اپنےaction کی ذمہ داری قبول کرنااور اپنی کوتاہیوں کو جان کر انہیں بہتر کرنے کے لئے اقدامات کرنا"خود احتسابی کہلاتا ہے یہ ایک ایسی صلاحیت ہے جو انسانی کو مسلسل بہتری کی جانب گامزن کرتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس صلاحیت کو اپنانا کوئی آسان کام نہیں، صحیح کام کرنااور مشکل کام عام طور پر ایک ہی ہوتے ہیں"جب رازداری اور احتساب کی بات آتی ہے تو لوگ ہمیں رازداری اپنے لئے اور دوسروں کے لئے احتساب کا انتخاب کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ خود کو احتساب کے لئے پیش کرنا بہت مشکل کام ہے۔اس کتاب کی مصنفہ "Maya Grossman "نے چند مفید نکات کی نشاندہی کی ہے۔ مثلاً

1)ہمیشہ کچھ نیا سیکھنے کے لئے بچین رہیں۔

2)اپنی انا کو اپنی کامیابی کی راہ میں حائل نہ ہونے دیں بلکہ اُسے دروازے سے باہر چھوڑآئیں۔

3)اپنی پسندیدہ شخصیت بننے کے لئے تعمیری اقدامات کا فیصلہ کریں۔

4)خود سے پوچھیں کے اگر آپ دوسروں کےrole modelہو تو آیاوہ شخصیت کیسی ہو گی ،فیصلہ کریں کہ آپ ایک فائدہ بخش اور ذمہ دار شخص بنے گے۔

5)مختلف اور تخلیقی انداز فکر اپنائیں اور بھیڑ کا حصہ نہ بنے۔

6)اگر آپ کسی ادارے یا ٹیم کے سربراہ ہیں تو اپنے ادارے اور ٹیم کے احتساب کی مشق کا اصول اپنائیں تاکہ ترقی یقینی ہو۔

7)اپنی غلطیوں کی ذمہ داری قبول کریں بلاشبہ "ہم اپنی غلطیوں کے مالک ہیں"۔

8)دوسروں پر الزام تراشی سے گریز کریں۔

9)اپنے مسائل اور چیلنجز کا حقیقت پسندانہ طریقے سے سامنہ کریں۔

10)بہتر عمل کے لئے خود کو مسائل میں سے گزاریں۔

آگے بڑھنے کے لئے جدید اور نئے طریقوں کا سہارا لیں۔

☆"پہلے تم وہ کروں جو خدا چاہتا ہے پھر خدا وہ کرے گا جو تم چاہتے ہو"

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 25 محرم الحرام، 1443ھ، 03 ستمبر 2021ء: بمقام: جامع مسجد میمن صدیق آباد، ایف، کراچی، پاکستان

حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مد ظلہ العالیٰ نے ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "پہلے تم وہ کروں جو خدا چاہتا ہے پھر خدا وہ کرے گا جو تم چاہتے ہو"۔

(یعنی اللہ کے حکم کو اپنی چاہت پر ترجیح دے دو)

☆رحم و کرم میں کیا فرق ہے۔ فرمایا "جو طلب کیا جائے وہ رحم ہے اور جو خود ہی مل جائے وہ کرم ہے"۔

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 25 محرم الحرام، 1443ھ، 03 ستمبر 2021ء: بمقام: جامع مسجد میمن صدیق آباد، ایف، کراچی، پاکستان

حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مد ظلہ العالیٰ نے ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: "پہلے تم وہ کروں جو خدا چاہتا ہے پھر خدا وہ کرے گا جو تم چاہتے ہو"۔

"رحم و کرم میں کیا فرق ہے۔ فرمایا جو طلب کیا جائے وہ رحم ہے اور جو خود ہی مل جائے وہ کرم ہے"۔

☆اتباعِ سبیلِ مؤمن (ختم نبوت) ہے

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 26 محرم الحرام، 1443ھ، 04 ستمبر 2021ء: بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی، پاکستان

علامہ رمضان سیالوی مدظلہ العالی عرسِ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کے موقع پر خصوصی خطاب کے لئے مدعو کیے گئے تھے آپ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اتباع سبیل مؤمن (ختم نبوت) ہے۔یعنی مؤمن کے لئے اتباع کا راستہ ختم نبوت کی پاسداری ہے۔یہ ادب قرآن سیکھارہا ہے
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴿الحجرات:۲﴾

اے ایمان والو! تم اپنی آوازوں کو نبیِ مکرّم (ﷺ) کی آواز سے بلند مت کیا کرو اور اُن کے ساتھ اِس طرح بلند آواز سے بات (بھی) نہ کیا کرو جیسے تم ایک دوسرے سے بلند آواز کے ساتھ کرتے ہو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے سارے اعمال ہی (ایمان سمیت) غارت ہو جائیں اور تمہیں (ایمان اور اعمال کے برباد ہو جانے کا) شعور تک بھی نہ ہو۔

اس موقع پر آپ نے ایک مثال دیتے ہوئے سمجھایا: انسانی فطرت اور اس کا تقاضہ یہ کہ جو چیز نئی آتی ہے اُسے لینا پسند کرتا ہے۔اور بندہ نئی چیز کی طرف جب جاتا ہے جب اُسے نئی چیز پرانی سے بہتر لگتی ہے۔
اور یہ قادیانیت کا نبی اُمتِ محمدیہ کے کسی مؤمن کے قدموں کے برابر بھی نہیں ہے۔

☆ذکرِ خفی

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 26 محرم الحرام، 1443ھ، 04 ستمبر 2021ء: بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی، پاکستان

حضرت فخر المشائخ ابوالمکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے عرسِ مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ پر محفلِ میلاد کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے اور اس ذکر کرنے کی

اجازت دی: ذکرِ خفی (یعنی سانس روک کر بغیر زبان کے سہارے سے یہ ذکر ہوتا ہے)۔اس ذکر کی وجہ سے آپ سب میں رہ کر بھی سب میں موجود رہتے ہیں۔

آپ نے صاحب عرس حضرت مخدوم سمنانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کیا: "اگر مشاہدہ کرنا چاہتے ہو تو مجاہدہ کروں"۔

اس دوران آپ نے ایک بہترین بات ارشاد فرمائی۔ فرمایا:

"علماء پیروں کو غلط نہ کہیں کیونکہ علماء پیروں کے مرید ہوتے ہیں"۔

پیروں کو چاہیے کہ وہ علماء کو برا مت کہیں کیونکہ پیروں کے بچے علماء کے شاگرد ہوتے ہیں۔

☆دو الفاظ ہیں شریعت اور طبعیت

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 26 محرم الحرام، 1443ھ، 04 ستمبر 2021ء: بمقام: درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی، پاکستان

علامہ ظہور احمد قادری مدظلہ العالی نے عرس حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی کے موقع پر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "دو الفاظ ہیں شریعت اور طبعیت"

یعنی شریعت خالق کا حکم ہے اور طبعیت (یعنیMood)(دل چاہنا)

☆طمطراق

بروز منگل، اسلامی تاریخ 29 محرم الحرام، 1443ھ، 07 ستمبر 2021ء: بمقام: سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن، کراچی، پاکستان

ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ "جلد عرب" پر مقدمہ لکھواتے ہوئے سیکھا ہے۔

اطمطراق کے معنی۔شان و شوکت،دھوم دھام،کروفر،رعب داب(فروز اللغات اردو،ص: 931،مطبوعہ:فیروز سنز،لاہور،2005)

☆کرگس

بروز بدھ،اسلامی تاریخ 30 محرم الحرام،1443ھ،08 ستمبر 2021ء:بمقام:سیرت ریسرچ سینٹر کلفٹن،کراچی،پاکستان

ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالیٰ کے ساتھ "جلد عرب" پر مقدمہ لکھواتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے بتایا یہ فارسی کا لفظ ہے۔

کرگس:گدھ کو کہتے ہیں(فروز اللغات اردو،ص:1062،مطبوعہ:فیروز سنز،لاہور،2005)

جیسے علامہ اقبال نے فرمایا:

دل زندہ و بیدار اگر ہو تو بتدریج
بندے کو عطا کرتے ہیں چشمِ نگراں اور
احوال و مقامات پہ موقوف ہے سب کچھ
ہر لحظہ ہے سالک کا زماں اور مکاں اور
الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
مُلّا کی اذاں اور، مجاہد کی اذاں اور
پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
کرگس کا جہاں اور ہے، شاہیں کا جہاں اور

☆"اقتدار کے بجائے اقتدار دینے والے پر یقین ہو تو وہ بڑا آدمی ہے"

بروز جمعرات، اسلامی تاریخ 01صفر، 1443ھ، 09 ستمبر 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر2، کراچی، پاکستان

جناب قاسم علی شاہ مدظلہ العالی کا لیکچر سُن رہا تھا آپ نے یہ ذکر فرمایا۔

"اقتدار کے بجائے اقتدار دینے والے پر یقین ہو تو وہ بڑا آدمی ہے"۔

آج ہم نے پیسے کو، عزت کو، شوہرت کو ہی سب کچھ سمجھ رکھا ہے اسی وجہ سے ہم یہ سوچ بنائے ہوئے ہیں کہ جس کے پاس اقتدار ہے اُس کے پاس سب کچھ ہے لیکن ہمیں یہ یادرکھنا چاہیے کہ جس کا تعلق اللہ رب العزت سے مستحکم ہے اُس کے پاس سب کچھ ہے۔

☆"مسلمان کے لئے کون سی چیز اہم ہے اور کون سی چیز اہم نہیں"

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 03صفر، 1443ھ، 11 ستمبر 2021ء: بمقام: سکینہ سلطان مسجد، ڈیفنس، کراچی، پاکستان

علامہ شرجیل احمد خان مدظلہ العالیٰ کا خصوصی خطاب تھا۔ آپ کے خطاب کا موضوع "عقیدہ ختم نبوت" تھا۔ آپ نے سب سے پہلے مسلمانوں کے لئے کیا چیز اہم اور کیا چیز اہم نہیں پر گفتگو کی۔

عقیدہ: سرحد boundary

اہمیت---Distribution

"لباس خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن پھرتے ہیں"۔

گر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

☆عقیدہ ختم نبوت کا سادہ مطلب یہ ہے

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 03صفر، 1443ھ، 11 ستمبر 2021ء: بمقام: سکینہ سلطان مسجد، ڈیفنس، کراچی

ڈاکٹر حبیب الرحمن صاحب مد ظلہ العالی نے محفلِ "عقیدہ ختم نبوت" کے اختتام پر یہ الفاظ کہے۔ عقیدہ ختم نبوت کا سادہ مطلب یہ ہے کہ

"جس طرح مسلمان اللہ رب العزت کے علاوہ کسی اور کو خدا نہیں مان سکتے"

قرآن کے علاوہ کسی اور کتاب کو آخری و الہامی کتاب نہیں مان سکتے،

بیت اللہ کے بدلے میں کسی اور جگہ کو جائے طواف تسلیم نہیں کر سکتے،

شریعتِ اسلام کے مقابلے میں انسان کے وضع کردہ قانون کو مقدس نہیں سمجھ سکتے،

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی اور شخص کو نبی اور رسول نہیں مان سکتے،

☆"انسان شہر تعمیر کرتے ہیں اور شہر انسان کی تعمیر کرتے ہیں"

بروز پیر، اسلامی تاریخ 05صفر، 1443ھ، 13 ستمبر 2021ء: بمقام: الخدمت ہسپتال، ناظم آباد، کراچی

ڈاکٹر ام کلثوم، کتاب "گھر کی تعمیر" پڑھتے ہوئے نوٹ کیا۔ "انسان شہر تعمیر کرتے ہیں اور شہر انسان کی تعمیر کرتے ہیں":

☆"آگے بڑھنے کے لئے سیکھنے کی عادت اپنائیں"

بروز پیر، اسلامی تاریخ 05صفر، 1443ھ، 13 ستمبر 2021ء: بمقام: آفس سیرت ریسرچ سینٹر، کلفٹن، کراچی

“Get a habit of learning”

آگے پڑھنے کے لئے سیکھنے کی صلاحیت اپنائیں

سال2020میں**Maya Grossman** نے اپنی کتاب(INVALUABLE)کے ذریعہ دس بہترین لاحیتوں کی جانت توجہ دلائی جس میں سیکھنے کی عادت کواپنانے پر خاصہ زور دیا گیا ہے اس کتاب کی مصنفہ"**Maya Grossman** "کا کہنا ہے کہ سیکھتے رہنا زندگی میں آگے بڑھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔بلاشبہ سیکھنے کی عادت تمام عادات میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے اگر اپنے آپ کو**growth mindset**کے ڈھال لیں تو آپ اپنے سیکھنے کی صلاحیت کو بڑھاسکتے ہیں اور اس کے ذریعہ آپ اپنے علم میں اضافہ کرسکتے ہیں**growth mindset**سے مراد ہے کہ ذہانت کو بڑھانے کے لئے ان صلاحیتوں کو سیکھنا، محنت اور مسلسل کوشش کرنا اوروقتاًفوقتاً نئ ٹرینگ ورک شوپ میں حصہ لینا" مسلسل سیکھتے رہیے کیونکہ ہمیشہ کچھ نیا سیکھنے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔

Learn continualy.There’s always “one more thing” to learn.

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا سیکھنے کے وہ کون سے ذرائع ہیں جن سے ہم اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کرسکتے ہیں۔مصنفہ "**Maya Grossman** "نے اپنے قارئین کی مشکل کو آسان کرتے ہوئے پ"**five circles mythology** "کو بیان کیاہے۔

1)نئ خبروں اور جدید یعنی(**real time update**)سے آگاہی

2)معلومات کے امبار میں سے اپنی دلچسپی کے موضوعات چنے(یعنی جدید **article** اور**Research**کا سہارالیں۔

3)مؤثر مطالعہ کے لئے کتابوں کی فہرست تیار کریں(یعنی بہترین کتابوں کاانتخاب کریں)ہر سال مخصوص تعداد میں کتابیں اور لٹریچر پڑھنے کا عہد کریں۔

4) شخصیات کی پیروی کریں (یعنی اپنی فیلڈ کے مطابق اثر انداز کرنے والوں کی شناخت کریں) اپنی معلومات میں اضافے اور اپنی شخصیت میں ٹھہراؤن کے لئے ایک مرکزی پلیٹ فارم پر اُن پر اثر شخصیات کی پیروی کریں۔

5) سماجی رابطے کی community میں شمولیت اختیار کریں، سماجی رابطوں کو مستحکم بنانے کے لئے، مثبت رجحان اور ترقی پسند گروپوں اور community میں سمولیت اختیار کی جاسکتی ہے۔ ایک فعال رکن بنے کے لئے بغور مشاہدے سے کام لیں، حقیقی کی زندگی میں community کے ممبران کے لئے مربوت اور اچھی تعلقات استعمال کریں۔

ہمیں یقین ہے کہ آپ کو ان اقدامات کرنے کے ذریعے روز کچھ اچھا سیکھنے کو ملے گا۔

☆مکھی کی چھیالیس آنکھیں ہیں لیکن بیٹھتی وہ گند پر ہی ہے

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 01 ربیع الاول، 1443ھ، 08 اکتوبر 2021ء: بمقام: گھر میں ناظم آباد نمبر 2 ، کراچی، پاکستان

جناب قاسم علی شاہ مدظلہ العالی نے اپنے لیکچر میں یہ ذکر کیا۔

اشفاق احمد کا قول سنایا:

"مکھی کی چھیالیس آنکھیں لیکن بیٹھتی وہ گند پر ہی ہے"۔ (یعنی جب برائی برائی نہ لگتی ہو تو پھر آنکھیں ہوتے ہوئے بھی، علم و شعور ہوتے ہوئے بھی برے کام ہی کرتا ہے)

☆"دنیا چڑھتے سورج کی پوجا کرتی ہے"
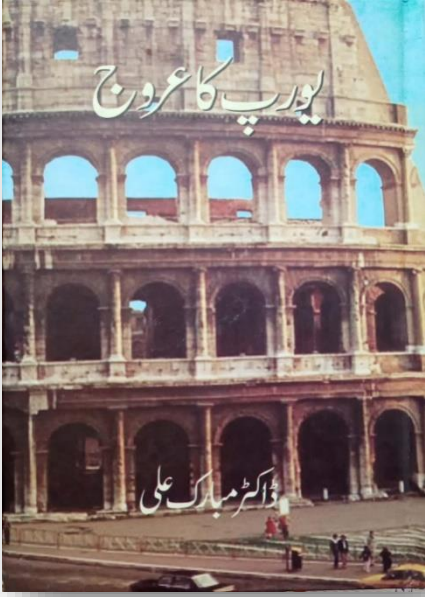
بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 16، ربیع الاول، 1443ھ، 23 اکتوبر 2021ء،

بمقام: آفس سیرت ریسرچ سینٹر،

میں ڈاکٹر مبارک علی کی کتاب "یورپ کا عروج" کا مطالعہ کر رہا تھا

جب میں نے اس کتاب کی اس "پیراگراف" کو پڑھا۔

ڈاکٹر مبارک علی لکھتے ہیں

موجودہ دور میں ایشیا اور یورپ افریقہ کے اکثر ممالک کے لئے یورپ ترقی کا ایک ماڈل ہے کہ اس کی تاریخ کا مطالعہ کر کے اس کی ترقی اور اس کے عروج کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور پھر یہ کوشش کی جاتی ہے کی اسی تاریخی عمل کو دہرایا جائے اور انہیں خطوط پر ترقی کی جائے کہ جن پر چل کر یورپ نے ترقی کی ہے۔

(ڈاکٹر مبار علی، یورپ کا عروج، موضوع: یورپ کا عروج کیوں ہوا؟، ص: 11، ناشر: فکسن ہاؤس 18-مزنگ روڈ، لاہور، 2005ء)

تب میرے سوچ اس بات کی طرف متوجہ ہوئی کہ مسلمان کیوں عروج کی منزلوں سے دور ہیں۔

☆"توریہ" کے لغوی معنی

بروز پیر، اسلامی تاریخ 1 ربیع الاول، 1443ھ، 07، نومبر 2021ء: بمقام: آفس سیرت ریسرچ سینٹر، کلفٹن، کراچی

عربی لغت میں توریہ کا معنی ہے چھپانا

اگر لفظ "توریہ" کو "وری" سے مشتق تسلیم کیا جائے تو "وری" سے مشتق دیگر الفاظ و کلمات کا مفہوم عربی لغت کی معروف کتاب "لسان العرب" میں یوں بیان کیا گیا ہے:

"وَوَرَّيْتُ الشيَ وَوَارَيْتُه : أخضيتُه" (ابن منظور، علامه، افريقى، محمد بن مكرم بن على، ابو الفضل جمال الدين (متوفی ۷۱۱ھ) "لسان العرب" مطبوعه دار صادر، بيروت، طبع الثالث ۱۴۱۴ھ، ج۱۵، ص ۳۸۹)

یعنی "وَرَّيْتُ الشَّيَ" اور "وَارَيْتُ الشّيَ" کا مطلب ہے میں نے اس شے کو چھپایا اور مخفی رکھا۔

اسی طرح "تواری هُوَ : اسْتَتَرَ" یعنی اُس نے چھپایا۔

"اَلْوَرِيُّ" مہمان اور پڑوسی کو بھی کہا جاتا ہے کیونکہ میزبان مہمان کو اپنے گھر میں جیسے چھپا لیتا ہے اور پڑوسی کا مکان پڑوسی کے مکان کے پیچھے چھپا ہوتا ہے۔

اسی مفہوم کو علامہ ابنِ منظور یوں بیان کرتے ہیں:

"اَلْوَرِيُّ : الضيفُ و فُلَانٌ وَرِيُّ فلانٍ اَي جَارُهُ الّذِى تُوَارِيهِ بُيُوته وَ تَسْتُرُهُ"

(ابن منظور "لسان العرب" ج۱۵، ص۳۸۸)

"اَلْوَرِيُّ" کا مطلب ہے مہمان۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے "فُلَانٌ وَرِيُّ فلان" فلاں فلاں کا مہمان یا پڑوسی ہے۔ جس (کے گھر) نے اس کو چھپا رکھا ہے۔

اسی طرح عربی لغت میں "وَراء" کا ایک معنی "پیچھے" کا ہے اگرچہ وراء کا ایک معنی "آگے" بھی ہے۔

علامہ ابن منظور لکھتے ہیں:

"وَوَرَّاء بمعنى الخلف، و قد يكونُ بمعنى قدام و هو من الضداد"

(ابن منظور "لسان العرب" ج۱۵، ص۳۸۸)

"وَراء" کا معنی پیچھے ہے جب کہ اس کا معنی آگے بھی ہے اور یہ متضاد معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

"وَكَانَ وَرَآءَ هُمْ مَّلِكٌ" (الکہف:۱۸:۷۹)

اور ان کے آگے ایک جابر بادشاہ کھڑا تھا۔

"المحیط فی اللغۃ" میں توریہ کا مفہوم یوں بیان کیا گیا ہے:

"ورّیتہ أُوَرِّیہ تَوریۃً وَ اُوَرّیتُ الشیَٔ: اَخْفَیْتُہ[14]"

(صاحب بن عبادہ، المحیط فی اللغۃ. http://www.alwarraq.com۔ ص ۴۴۶)

یعنی میں نے کسی چیز کو چھپایا۔

عبدالرحمٰن حسن المیدانی نے توریہ کا جو لغوی معنی بیان کیا ہے اس کا مفہوم درج ذیل ہے:

لغت میں توریہ کی اصل یہ ہے کہ کسی شے کا ارادہ کرنا مگر اس پر پردہ ڈالتے ہوئے اس کے علاوہ کا اظہار کرنا۔(المیدانی ، عبدالرحمٰن حسن حبنّکۃ ، البلاغۃ العربیۃ اسسھاوعلومھاوفنونھا ، مکہ مکرمہ ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔ ص ۷۴۸)

"التعاریف" میں مختصراً توریہ کی تعریف یوں درج ہے:

"التوریۃ لغۃ الستر"

(المناوی ، محمد عبدالرؤف ، التعاریف ، تحقیق محمد رضوان الدایۃ ، دارالفکر بیروت ، لبنان ، طبع الاول ۱۴۱۰ھ ، ص ۲۱۴)

توریہ کا لغوی معنی ہے چھپانا۔

المنجد (عربی، اردو) میں توریہ کی تعریف درج ذیل الفاظ میں کی گئی ہے:

ورّی تَورِیۃً الشیٔ : چھپانا۔

(ورّی) عن کذا: حقیقت کو چھپانا۔

(ورّی) الخبر و عن الخبر: پیچھے کرنا، چھپانا۔

(ورّی) عن فلانٍ بصرہ: کسی سے آنکھ پھیر لینا۔

واریٰ موازاۃ. الشیَٔ : چھپانا، پوشیدہ کرنا۔

تَورّی تَوَرّیًا وَتَوارَیٰ تَوَارِیًا. عنہ ‘ : چھپنا"

(المنجد، (عربی، اُردو)، دارالاشاعت کراچی، طبع یازدھم ۱۹۹۴ء، ص ۱۰۸۰)

عربی لغات میں توریہ کے جتنے بھی مفاہیم بیان کیے گئے ہیں ان کا خلاصہ درج ذیل ہے:

کسی بات کو خفیہ یا پوشیدہ رکھنا

اصل بات کی بجائے کوئی دیگر بات ظاہر کرنا وغیرہ

☆تین موقع پر جھوٹ یعنی ذو معنی الفاظ کہنے کی اجازت دی گئی ہے۔

بروز جمعہ، اسلامی تاریخ 05 جمادالاول 1443ھ، 10، دسمبر 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان

یہاں پہلا اہم قانونی سوال یہ ہے کہ کیا خدعہ سے مراد یہ ہے کہ جنگ میں جھوٹ بولنا جائز ہے؟ ایک روایت میں بظاہر تین مواقع پر جھوٹ بولنے کی رخصت ذکر کی گئی ہے جن میں ایک جنگ کا موقع ہے۔ تاہم امام سرخسی اس روایت کی توضیح میں کہتے ہیں:

و أخذ بعض العلماء بالظاهر فقالوا: يرخص في الكذب في هذه الحالة۔ و استدلوا بحديث أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي ﷺ قال: لا يصلح الكذب الا في ثلاث: في الصلح بين اثنين، و في القتال، و في ارضاء الرجل أهله۔ و المذهب عندنا: أنه ليس المراد الكذب المحض، فان ذلك لا رخصة فيه ۔ و انما المراد: استعمال المعاريض۔ و هو نظير ما روي أن ابراهيم صلوات الله و سلامه عليه كذب ثلاث كذبات، و المراد أنه تكلم بالمعاريض، اذ الأنبياء عليهم صلوات الله و سلامه معصومون عن الكذب المحض۔ و قال عمر رضي الله عنه: ان في المعاريض لمندوحة عن الكذب۔ و تفسير هذا ما ذكره محمد رحمه الله في الكتاب و هو: أن يكلم من يبارزه بشيء و ليس الأمر كما قال، و لكنه يضمر خلاف ما يظهره له۔

(شرح كتاب السير الكبير، ج 1، ص 8685)

بعض علمانے ظاہری معنی کو دیکھتے ہوئے کہا کہ اس حالت میں جھوٹ بولنے کی رخصت ہے، اور اس کے لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے استدلال کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جھوٹ جائز نہیں مگر تین مواقع پر: دو افراد کے درمیان صلح کے لیے، جنگ کے دوران میں اور کسی شخص کے اپنی بیوی کو منانے کے سلسلے میں۔ ہمارے نزدیک مذہب یہ ہے کہ یہاں مراد محض جھوٹ نہیں ہے کیونکہ اس میں کوئی رخصت نہیں ہے۔ (وہ کسی حالت میں بھی جائز نہیں ہے۔) بلکہ مراد ہے ذو معنی الفاظ کا استعمال۔ اس قسم کے استعمال کی مثال وہ روایت ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام نے تین مواقع پر جھوٹ بولا۔ اس روایت میں بھی مراد ذو معنی الفاظ کا استعمال ہے کیونکہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام محض جھوٹ کے بولنے سے معصوم ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا: ذو معنی کلام کے ذریعے جھوٹ سے بچا جاسکتا ہے۔ خدعہ کے لفظ کی تفسیر امام محمد رحمہ اللہ نے کتاب (سیر کبیر) میں یہ ذکر کی ہے کہ: جنگ کے لیے مدمقابل آنے والے سے کوئی بات کہی جائے جس سے وہ معاملے کو یوں سمجھ بیٹھے جیسے وہ حقیقت میں نہیں ہے، لیکن یہ بولنے والا اس اصل حقیقت کو دل میں چھپائے رکھے۔

معتزلہ فرقہ

بروز ہفتہ، اسلامی تاریخ 08 جمادالاول 1443ھ، 13، دسمبر 2021ء: بمقام: گھر ناظم آباد نمبر 2، کراچی، پاکستان
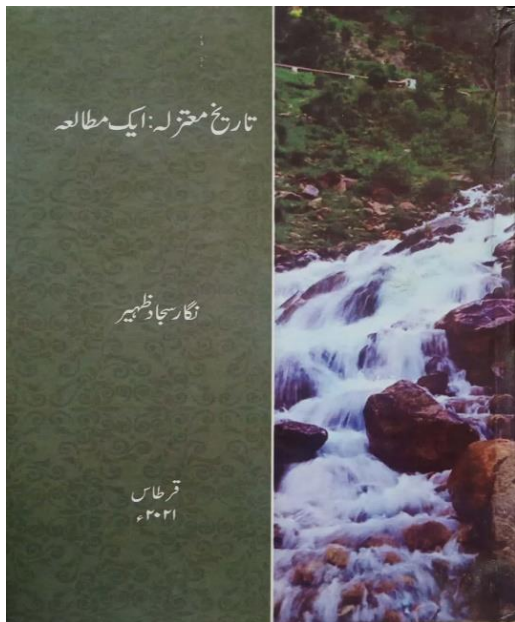
کتاب: تاریخ معتزلہ: ایک مطالعہ

مرتب: نگار سجاد ظہیر

مطبوعہ: قرطاس، گلستان جوہر، کراچی، پاکستان، 2012ء

آج اس کتاب کا مطالعہ کر رہا تھا تو "معتزلہ" کے بارے میں چند اہم باتیں نوٹ کیں۔

مدارسِ فکر وکلام میں سب سے پہلا مکتبِ فکر معتزلہ ہی کو مانا گیاہے۔ معتزلہ وہ کلامی مکتبہ فکر ہے جو دبستانِ سنت (مدرسہ یااسکول) میں ظہور پذیر ہوا، ایک طویل عرصے تک موجود رہااور اسلامی دنیاپر غیر معمولی فکری اثرات مرتب کیے۔ عام طور پر مورخین نے معتزلہ کے لیے "فرقہ "کا لفظ استعمال کیاہے۔ فرقے کے لیے لازم ہے کہ وہ عقائد کا ایک مخصوص نظام رکھتا ہو جیسا کہ شیعہ اور خوارج۔ گو کہ معتزلہ اعتقاد میں اہلِ سنت ہی تھے لیکن عقیدہ توحید کی تشریح وتفسیر میں وہ سلف کے راستے سے الگ ہوگئے لہذاانہیں بھی تاریخ میں شیعہ، خوارج یامرجئہ کی طرح فرقہ ہی کہاگیا۔

(نگار سجاد ظہیر، تاریخ معتزلہ: ایک مطالعہ، ص:13، مطبوعہ: قرطاس، گلستان جوہر، کراچی، پاکستان، 2012ء)

معتزلہ کے مختلف نام:

معتزلہ مختلف ناموں سے پکاراجاتاہے۔ کئی نام ان کے اختیار کردہ ہیں، کچھ نام مخالفین کے عطاکردہ ہیں۔ بعض نام تو ایسے ہیں جوان کے کسی اختلافی عقیدے کی وجہ سے رکھے گئے۔ ذیل میں ان ناموں کا مختصر اًجائزہ لیاجائے گا۔

1. **الحرقیه:** کیونکہ معتزلہ کے نزدیک کفار ایک مرتبہ جہنم میں جلائے جائیں گے۔
2. **المفنیه:** کیونکہ معتزلہ اس بات کے قائل تھے کہ جنت اور دوزخ فنا ہو جائیں گے۔
3. **الواقفیه:** کیونکہ وہ خلقِ قرآن کے مسئلہ پر توقف کیا کرتے تھے۔
4. **الملتزمه:** کیونکہ ان کے بقول اللہ ہر جگہ موجود ہے۔
5. **اللفظیه:** کیونکہ ان کے نزدیک قرآن کے الفاظ مخلوق اور فناپذیر ہیں۔
6. **القبریه:** کیونکہ وہ عذاب قبر کے منکر تھے۔

(نگار سجاد ظہیر، تاریخ معتزلہ: ایک مطالعہ، ص:22، مطبوعہ: قرطاس، گلستان جوہر، کراچی، پاکستان، 2012ء)
(مقریزی، الخطط والآثار، جلد:4، ص:169)۔ (زھدی جار اللہ، المعتزلہ، ص:2(حاشیہ)

معتزلہ: اس مکتبہ فکر کا سب سے زیادہ عام اور معروف نام "معتزلہ "ہی ہے۔ "اعتزال" کے معنی کسی شخص یا گروہ سے ایک ہوجانے کے ہیں۔

قرآن کریم میں ہے:

وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِيۡ فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿الدخان: ۲۱﴾

اور (حضرت موسیٰ نے کہا) اگر تم مجھ پر ایمان نہیں لاتے تو مجھ سے الگ ہو جاؤ۔

کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ گروہ دراصل حضرت علی رضی اللہ عنہ کے معتقدین میں تھا لیکن لیکن جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے خلافت سے دست برداری کا اعلان کیا تو یہ لوگ سیاست سے الگ ہو گئے، اور ہمہ تن علم و عبادت میں مصروف ہو گئے۔ سیاست سے اس علیحدگی کی وجہ سے انہیں "معتزلہ" کہا جاتا ہے۔

ابن منظور نے "لسان العرب" میں لکھا ہے:

زَعَمُوا أَنهم اعْتَزَلوا فِئَتي الضَّلَالَةِ عِنْدَهُمْ، يَعْنُون أَهلِ السُّنَّة والجماعةِ والخَوَارج (لسان العرب،علامه محمد بن مکرم بن منظور المصری ، ج:11، ص:440،مطبوعه: دار صادر ، بیروت ، 1414 ھ)

یعنی ان لوگوں کا خیال تھا کہ انہوں نے بقول ان کے گمراہ فرقوں یعنی اہلِ سنت والجماعت اور خوارج سے علیحدگی کر لی)۔

ایک رائے یہ بھی ہے کہ ان لوگوں کو معتزلہ اس لیے بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے اپنے آپ کو اجماعِ امت سے علیحدہ کر لیا حالانکہ معتزلہ یہ الزام بالکل تسلیم نہیں کرتے۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اجماعِ امت میں نہ صرف شامل ہیں بلکہ ہم تو دلائل سے اس کا دفاع کرنے والے ہیں۔

تعارف مصنف

انسان اپنی زندگی کے بہت سے میدانوں کو اپنی سادہ طبعیت ،نیک دلی ، مخلصانہ سوچ کی وجہ سے فتح کرلیتاہے، جس کی وجہ سے اُس کے لئے کامیابی کے تمام راستے آسان ہو جاتے ہیں ،جناب سید اظہار اشرف جیلانی مدظلہ العالی بھی کچھ ایسی ہی شخصیت کے مالک ہیں ،ہم اس بات کے شاہد ہیں کہ آپ اپنے تمام متعلقین سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم سب اپنی خاصیتوں پر کام کریں جو رب تعالیٰ نے ہمیں عطا کیں ہیں۔

ولادت:

آپ کی ولادت ایک نیک اور متقی خاندان میں ہوئی،جو معاشرے میں خانوادہ اشرفیہ کی صورت میں اپنا ایک مقام رکھتاہے۔ آپ کی ولادت 1992 /08/ 19 بمطابق Safar20,1413 AHہوئی۔

تعلیم وتربیت:

آپ کے والد محترم سید صابر اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے آپ کی تعلیم وتربیت کا انداز بڑا مشفقانہ رکھا اور انداز تربیت کچھ اس طرح تھا کہ کوئی بھی برے کام سے پہلے ہی روک دیتے تھے اور اُس کے نقصانات کو واضح کر کے اچھے کاموں کی طرف توجہ دلاتے تھے اور خود عمل کر کے دکھاتے تھے۔

تعلیم کا آغاز قرآن کریم سے ہوا، مدرسہ جمعیت میں قاری اخلاق احمد رحمۃ اللہ علیہ سے ناظرہ قرآن پاک ختم کیااور دنیاوی تعلیم بھی ساتھ ساتھ جاری رہی، میٹرک کے بعد درس نظامی کی تعلیم کے لئے "الجامعة العليمية الاسلامية "میں داخلہ لیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے اور والدین کی دعاؤں سے اس ادارے میں وقت کے بہترین اساتذہ سے اکتساب فیض حاصل کرتے رہے۔یہی وہ واحد ادارہ تھا کہ جس نے پڑھنے کی تڑپ پیدا کر دی۔

مصنف کی زبانی:

یہ خیال اور یہ ملال ہمیشہ ساتھ ساتھ رہا کہ مجھے جو کچھ کرنا چاہیے تھاوہ میں نہیں کر سکا ہوں۔ ایسا کچھ کرنے کی خواہش ہمیشہ ساتھ رہی جس سے بندہ کو قلبی سکون میسر آسکے اور نجات اخروی کا سامان مہیاہو۔ خدمت کے قابل ہو جاؤں تو خالص خدمت کرنے کا موقع ملے، ایک عرصہ اس دعامیں گزرا کہ یارب مجھے کسی ایسے کام کے کرنے کی جانب راہنمائی فرما جسے کوئی سلیقے کا کام کہا جاسکے۔ میرا یقین ہے کہ کسی خیال کے دل میں آنے سے لے کر، ان راہوں پر چلنے اور کسی مقام تک پہنچنے تک کا عمل دراصل رب کائنات کی توفیق اور تائید سے ہی ممکن ہو یا ہے۔

بقائدہ اساتذہ:

- سر علی اشرف صاحب مدظلہ العالی
- شیخ الحدیث و تفسیر علامہ منور حسین صاحب مدظلہ العالی
- شیخ الحدیث و تفسیر علامہ عبد اللہ نورانی الرفاعی صاحب مدظلہ العالی
- پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن مدظلہ العالی
- پروفیسر ڈاکٹر ثاقب صاحب مدظلہ العالی
- علامہ ڈاکٹر عمیر محمود صدیقی مدظلہ العالی
- علامہ ڈاکٹر حامد علیمی صاحب مدظلہ العالی
- علامہ عابد مسکین صاحب مدظلہ العالی
- شیخ ابو یاسر صاحب مدظلہ العالی
- علامہ عابد حسین صاحب مدظلہ العالی
- پروفیسر ذوالقرنین مدظلہ العالی
- علامہ شاہد سردار صاحب مدظلہ العالی

رشتہ داروں میں اساتذہ:

حضرت ابو الوہاج سید جمال اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ آپ نے جامع کراچی سے گریجویٹ مکمل کیا۔ سن 2017ء میں آپ "الجامعة العليمية الاسلامية "سے فارغ ہوئے۔اسی سال آپ کے والدماجدجناب سید

صابر اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے دربار الٰہی اور روضہ رسول اللہ ﷺ پر حاضری کا ارادہ کیا اور ہم تینوں بھائی، والدین کے ہم راہ عمرے کے سفر کے لئے روانہ ہوئے۔

ملازمت:

آپ نے سب سے پہلے ایک انگریزی اسکول (سلیمانیہ اسکول، کلیفٹن) سے تدریس کا سلسلہ شروع کیا، پھر اوٴن لائن کلاسس کے ذریعہ اندرونی اور بیرونی ملک پڑھاتے رہے ہیں۔

اسی دوران سیرت ریسرچ سینٹر ڈیفین میں "ریسرچ اسکولرز" کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیے اور دے رہئ ہیں۔

خدمات:

آپ نے اپنے ابتدائی طالب علمی کے میں ہی بہت سے کتابیں لکھیں ہیں جن میں سے "ماں کی عظمت"، "سفر حج"، "حالات وافکار حضرت ابوالمحبوب سید مخدوم اشرف اشرفی الجیلانی رحمۃ اللہ علیہ "اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے ایک اصلاحی "Booklet"(راہ علم کا سرچشمہ) کے نام سے جاری کیا، جس کا مقصد نوجوانوں کو لکھنے، پڑھنے کی طرف متوجہ کرنا ہیں جو آج رب کے فضل سے اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔https://archive.org/details/2021_20210605

نماز کی کتاب اور سیرت طیبہ کا مطالعہ کیسے کریں وغیرہ لکھ چکے ہیں۔